اپنے لیے بیماری کی دعا کرنا کیسا؟

دارُالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)

Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Lar 11950 تاریخ:16-02-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ احادیثِ مبارکہ میں بیماری کے متعدد فضائل موجود ہیں، جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بیماری گناہوں کے کفارے کا سبب بنتی ہے، تو یہ فضائل سننے کے بعد اگر کوئی اس قصد و ارادے سے اپنے لیے جنون یا برص کی بیماری کی دعا مانگے کہ یہ بیماری دنیا ہی میں میرے گناہوں کا کفارہ ہو جائے اور آخرت میں مجھ سے کوئی مواخذہ نہ ہو، تو ایسی دعا کرنے کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

دعا اللہ تعالی کا قرب، فضل و انعام اور بخشش و مغفرت حاصل کرنے کا نہایت آسان ذریعہ ہے لیکن دیگر عبادات کی طرح دعا کے متعلق بھی بقدرِ کفایت علم سیکھنا ضروری ہے، تاکہ دعا کرنے والے کو پتا ہو کہ اللہ کریم کی بارگاہ سے کیا مانگنا ہے اور کس طرح مانگنا ہے؟ بسا اوقات لاعلمی کے باعث اپنے ہی حق میں ممنوع و ناجائز چیزوں کی دُعا مانگی جا رہی ہوتی ہے، حالانکہ شرعی طور پر ایسی دعا کرنے کی اجازت نہیں ہوتی اور اپنے لیے کسی سخت بیماری کی دعا کرنا بھی شریعت میں منع ہے کہ بیماری اگرچہ گناہوں کا کفارہ اور صبر کرنے کی صورت میں

باعثِ اجر و ثواب ہے، لیکن سخت امراض مثلاً: جنون و برص یا اس کی مثل دیگر بیماریوں کی دعا کرنا، ممنوع ہے کہ ممکن ہے ایسی آزمائش لاحق ہونے کی صورت میں اس کی شدت نا قابلِ برداشت ہو جائے اور تکلیف کی شدت کے باعث اللہ تعالی کی ذات کے حوالے سے ایسا کوئی جملہ منہ سے نکل جائے، جو ایمان کے لیے خطرے کا سبب بن جائے۔ لہذا دریافت کردہ صورت میں ایسی دعا کرنا، ممنوع ہے اور ایسی دعا ہرگز نہیں کرنی چاہیے، بلکہ اللہ تعالی سے عافیت ہی کا سوال کرنا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں اللہ تعالی سے عافیت کی دعا کرنے کی ترغیب دی ہے۔

صحیح مسلم میں ہے:"عن أنس، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، عاد رجلا من المسلمين قد خفت فصار مثل الفرخ، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: «هل كنت تدعو بشيء أو تسأله إياه؟» قال: نعم، كنت أقول: اللهم ما كنت معاقبي به في الآخرة، فعجله لي في الدنيا، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " سبحان الله لا تطيقه - أو لا تستطيعه - أفلا قلت: اللهم آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة، وقنا عذاب النار " قال: فدعا الله له، فشفاه"

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایسے شخص کی عیادت فرمائی جو بیماری سے چوزے کی طرح ہو گیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: کیا تم کوئی خاص دعا یا اللہ سے سوال کیا کرتے تھے؟ اس نے عرض کیا ہاں! میں کہا کرتا تھا اے اللہ! جو سزا تو مجھے آخرت میں دینے والا ہے، وہ دنیا میں ہی دے دے (تاکہ آخرت میں محفوظ رہوں) یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب کا

اظہار کرتے ہوئے فرمایا: سبحان اللہ! تجھ میں اتنی طاقت کہاں؟ یا فرمایا تجھ میں اتنی استطاعت کہاں؟ تو نے اس طرح دعا کیوں نہ کی کہ اے اللہ! ہمیں دنیا و آخرت دونوں جگہ کی بھلائی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے ہمیں بچا لے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ سلم نے اس کے لیے دعا فرمائی، تو اللہ تعالی نے اسے شفا عطا فرمائی۔

(الصحيح لمسلم، جلد4، صفحہ 2068، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

اس حدیثِ مبارکہ کے تحت ابو الفضل قاضی عیاض بن موسی مالکی علیہ الرحمۃ (المتوفی:544ھ) اکمال المعلم بفوائد مسلم میں فرماتے ہیں: "وفيه كراهة تمنى البلاء وإن كان على الوجه الذى فعله هذا، فإنه قد لا يطيقه فيحمله شدة الضرر على السخط والتندم والشكى من ربه" ترجمہ: اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ آزمائش کی تمنا کرنا، مکروہ ہے، اگرچہ اس طریقے پر ہو جس طرح سائل نے تمنا کی۔ کیونکہ ممکن ہے آزمائش کو برداشت کرنے کی اس میں طاقت نہ ہو، تو تکلیف کی شدت اسے اللہ تبارک و تعالی کی ذات پر شکوہ و شکایت اور ناراضگی پر ابھار دے۔

(اکمال المعلم بفوائد مسلم، جلد8، صفحہ 186، دار الوفاء للطباعۃ والنشر والتوزیع، مصر)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی سے عافیت کی دعا کرنے کی ترغیب دلائی، اس حوالے سے سنن ترمذی میں ہے: "سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا وهو يقول: "اللهم إني أسألك الصبر، فقال: «سألت الله البلاء فسله العافية" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا: "الٰہی میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں، تو فرمایا کہ تو آفت مانگ رہا ہے، اللہ سے عافیت مانگ۔

(سنن ترمذی، جلد5، صفحہ 541، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى)

مشہور فقیہ و محدث ملا علی قاری الحنفی علیہ الرحمۃ (المتوفی 1014ھ) مذکورہ حدیث کے تحت فرماتے ہیں: "وكل أحد لا يقدر أن يصبر على البلاء، ومحل هذا إنما هو قبل وقوع البلاء وأما بعده فلا منع من سؤال الصبر بل مستحب" ترجمہ: **ہر شخص آزمائش پر صبر کرنے کی طاقت نہیں رکھتا**، اس حدیث مبارکہ کا محل آزمائش آنے سے پہلے صبر کی دعا کرنا ہے۔ بہر حال آزمائش آنے کے بعد صبر کے سوال سے منع نہیں کیا گیا، بلکہ اس وقت صبر کی دعا کرنا مستحب ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد 4، صفحہ 1689، دار الفکر، بیروت)

مزید ایک اور مقام پر اس حوالے سے سنن ترمذی میں ہے: "عن أنس بن مالك، أن رجلا جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله أي الدعاء أفضل؟ قال: سل ربك العافية والمعافاة في الدنيا والآخرة، ثم أتاه في اليوم الثاني فقال: يا رسول الله أي الدعاء أفضل؟ فقال له مثل ذلك، ثم أتاه في اليوم الثالث فقال له مثل ذلك. قال: فإذا أعطيت العافية في الدنيا وأعطيتها في الآخرة فقد أفلحت" ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ کون سی دعا افضل ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرو، دوسرے دن پھر وہ شخص آیا اور عرض کی یا رسول اللہ کون سی دعا افضل ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی جواب دیا۔ تیسرے دن پھر اس شخص نے حاضر ہو کر اسی طرح پوچھا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جواب دیا اور مزید فرمایا کہ اگر دنیا و آخرت میں

تجھے عافیت مل گئی، تو کامیاب ہو گیا۔

(سنن ترمذي، جلد5، صفحه415، دارالغرب الإسلامي، بيروت)

امام عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :" و قد کان الامام الشافعی مبتلی بمرض البواسیر فکانت تنضح علیه دما لیلا و نهارا حتی کان یجلس للحدیث والطشت تحته یقطر فیه الدم فقال یوما : اللهم ان کان فی هذا رضاک فزدنی منه فسمعه شیخه الامام مسلم بن خالد زنجی رحمه الله فزجره وقال له: مه یا محمد، سل الله العافیة فانا و انت لسنا من رجال البلاء "ترجمہ: امام شافعی علیہ الرحمۃ کو بواسیر کا مرض لاحق تھا، جس کی وجہ سے دن و رات ان کے جسم سے خون کے قطرے ٹپکتے رہتے تھے، یہاں تک کہ جب وہ حدیث بیان کرنے کے لیے بیٹھتے تھے تو (مرض کی شدت کے باعث) ان کے نیچے ایک برتن ہوتا تھا جس میں خون کے قطرے ٹپکتے رہتے تھے۔ تو ایک دن انہوں نے یوں دُعا کی: یا اللہ عزوجل اگر تیری رضا اسی میں ہے، تو اس بیماری میں اضافہ کر دے۔ یہ دعا سن کر آپ علیہ الرحمۃ کے استاذ حضرت امام مسلم بن خالد زنجی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: اے محمد! رُک جاؤ، اللہ پاک سے صحت کا سوال کرو، میں اور تم آزمائش (برداشت کرنے) والے لوگوں میں سے نہیں ہیں۔

(تنبيه المغترين، صفحه51، 52، المكتبة التوفيقيه، قاهره)

جن باتوں کی دعا کرنا، ممنوع ہے ان کو بیان کرتے ہوئے رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان علیہ الرحمۃ "احسن الوعاء لآداب الدعا" میں فرماتے ہیں: "جسم کے حق میں کبھی کبھی ہلکا بخار، زکام، دردِ سر اور ان کے مثل ہلکے امراض بَلا نہیں، نعمت ہیں، بلکہ ان کا نہ ہونا بَلا ہے،

مردانِ خدا پر اگر چالیس دن گزریں کہ کوئی عِلّت و قِلّت نہ پہنچے (یعنی بیماری و پریشانی نہ آئے) تو اِستغفار واِنابت فرماتے ہیں (یعنی توبہ کرتے اور رجوع لاتے ہیں) کہ مَبادا باگ ڈھیلی نہ کر دی گئی ہو (یعنی خدانخواستہ توجہ نہ ہٹالی گئی ہو)۔ **ہاں! سخت امراض مثل جُنون وجُذام وبَرَص و کُوری (اندھاپن) وطاعون یا سانپ کا کاٹنا، جلنا، ڈوبنا، دبنا، گرنا واَمثال ذلک (اور اسی کی مثل دوسری بیماریاں) اگرچہ مسلمان کے کفارہ ذُنوب (یعنی گناہوں کا کفارہ) وباعثِ اجر وشہادت ورحمت ہیں ضرور بَلا اور ﴿لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ﴾ میں داخل ہیں۔**"

(احسن الوعاء لآداب الدعا، جلد173،174، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

24 رجب المرجب 1444ھ/16 فروری 2023ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے